بقدرِ نصاب مہر جو ابھی ادا نہیں کیا، کیا اس کی وجہ سے قربانی لازم ہوگی؟

ریفرینس نمبر:Aqs 1652 تاریخ:05-08-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جس شخص کے ذمہ بیوی کا مہرِ مؤجل (جو طلاق یا وفات کے وقت دینا ہوگا) دو لاکھ روپے ہوں، تو کیا مہر کے دو لاکھ نکالنے کے بعد اس کی قربانی کا نصاب شمار کیا جائے گا یا مہر کی رقم نکالے بغیر شمار کیا جائے گا؟ اور کیا اس مہر کی وجہ سے بیوی مالک نصاب سمجھی جائے گی اور اس پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں شوہر کی قربانی کا نصاب مہر کی رقم نکالے بغیر شمار کیا جائے گا کہ جس طرح مہر مؤجل شوہر پر زکوٰۃ واجب ہونے سے مانع نہیں اسی طرح قربانی واجب ہونے سے بھی مانع نہیں، لہذا اگر اس کے پاس صرف اتنا مال ہے، جو قربانی کے نصاب تک پہنچتا ہے، تو اس پر قربانی واجب ہوگی اور اگر مال نصاب سے کم ہے، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔ نیز اس کی بیوی مہر (معجل ہو یا مؤجل) کی وجہ سے مالک نصاب نہیں سمجھی جائے گی، لہذا اگر بیوی کے پاس مہر کے علاوہ مال نصاب سے کم ہے، تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی اور اگر مال نصاب تک پہنچتا ہے، تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔

مہر مؤجل شوہر پر وجوبِ زکوٰۃ سے مانع نہیں، اس سے متعلق در مختار مع رد المحتار میں ہے:"او مؤجلاً والصحیح انه غیر مانع "ترجمہ: اور صحیح یہ ہے کہ مہر مؤجل وجوبِ زکوٰۃ سے مانع نہیں۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، جلد3، صفحہ 177، مطبوعہ ملتان)

مہر (معجل ہو یا مؤجل) کی وجہ سے عورت مالک نصاب نہیں ہوگی، اس سے متعلق عالمگیری میں ہے: "والمرأۃ تعتبر موسرۃ بالمھر اذا کان الزوج ملیاً عندھما وعلی قول ابی حنیفۃ رحمه اللہ تعالی الآخر لا تعتبر موسرۃ بذلک، قیل: ھذا الاختلاف بینھم فی المعجل الذی یقال له بالفارسیۃ: دست پیمان، واما المؤجل الذی سمی بالفارسیۃ: کابین، فالمرأۃ لا تعتبر موسرۃ بذلک بالاجماع "ترجمہ: جب شوہر مالدار

ہو، تو عورت کو مہر کی وجہ سے مالدار سمجھا جائے گا صاحبین علیہما الرحمۃ کے نزدیک اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ایک قول کے مطابق عورت کو اس (مہر) کی وجہ سے مالدار نہیں سمجھا جائے گا اور کہا گیا کہ یہ اختلاف مہر معجل کے بارے میں ہے ، جسے فارسی میں "دست پیمان" کہا جاتا ہے ، بہر حال مہر مؤجل ، جسے فارسی میں "کابین" کہا جاتا ہے ، اس کی وجہ سے عورت کو مالدار نہیں سمجھا جائے گا ، اس پر اجماع ہے۔

(عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، باب تفسیرھا ورکنھا، جلد5، صفحہ361، مطبوعہ کراچی)

مہر مؤجل شوہر پر وجوبِ زکوۃ سے مانع نہیں، اس سے متعلق فتوی رضویہ میں ہے: "آج کل عورتوں کا مہر عام طور پر مہر مؤخر ہوتا ہے، جس کا مطالبہ بعدِ موت یا طلاق ہو گا۔ مرد کو اپنے تمام مصارف میں کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ مجھ پر یہ دَین (قرض) ہے، ایسا مہر مانع وجوبِ زکاۃ نہیں ہوتا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ143، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: "جو دَین میعادی ہو، وہ مذہبِ صحیح میں وجوبِ زکاۃ کا مانع نہیں۔ چونکہ عادۃً دَین مہر کا مطالبہ نہیں ہوتا، لہٰذا اگرچہ شوہر کے ذمہ کتنا ہی دَین مہر ہو، جب وہ مالکِ نصاب ہے ، زکاۃ واجب ہے۔ خصوصاً مہر مؤخر جو عام طور پر یہاں رائج ہے، جس کی ادا کی کوئی میعاد معین نہیں ہوتی، اس کے مطالبہ کا تو عورت کو اختیار ہی نہیں، جب تک موت یا طلاق واقع نہ ہو۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ879، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مہر (معجل ہو یا مؤجل) کی وجہ سے عورت مالک نصاب نہیں ہو گی، اس سے متعلق بہار شریعت میں ہے: "عورت کا مہر شوہر کے ذمہ باقی ہے اور شوہر مالدار ہے، تو اس مہر کی وجہ سے عورت کو مالکِ نصاب نہیں مانا جائے گا، اگرچہ مہر معجل ہو اور اگر عورت کے پاس اس کے سوا بقدرِ نصاب مال نہیں ہے، تو عورت پر قربانی واجب نہیں ہو گی۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ333، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

03ذو الحجۃ الحرام1440ھ/05اگست2019

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے